بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

BADR — QADIAN

بدر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۲ — جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۳ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ


| دوا ہمی شفا ہمی غرض دار الامان ہمی | چہ گویم با تو گر آئی چو در قادیان ہمی | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | ای جہان مستفر خوش باش آمد گلستان |
| --- | --- | --- | --- |

## شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جن کو تین روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے — للعہ

معاونین درجہ سوم سے تمام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت ما بعد سے فی پرچہ — ۳ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا فرمائیں گے ان سے بحساب ما بعد لی جائے گی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از شقیاست
یکسے دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

## دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

## فہرست مضامین




# بدر نسیم

یا قمر یا شمس

۱۴۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء


## خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۱۔ اللّٰہ غالبٌ علیٰ کلّ شیءٍ

۲۔ ینجیک من کربک

ترجمہ ۔ خدا ہر شے پر غالب ہے (۲) تجھے تیرے کرب سے نجات دیگا

ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا انھوں نے کہا کہ پبلک نے کر دئے ہیں تب میں نے کہا کہ میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں ایک اور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے اسپر دستخط کر دئے ہیں مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہو گئی

## مقدمات

ناظرین بدر معلوم کر چکے ہیں کہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میاں نور احمد غریب مہاجر پر یہاں کے سکھوں نے متفق ہو کر اپنے قدیم طریق کے موافق بلوہ کر کے حملہ کیا اور اس بیچارے کو مجروح کر دیا۔ اگر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان موقع پر نہ پہنچ جاتے تو سخت اندیشہ اس امر کا لاحق ہو گیا تھا کہ احمد نور کے مکان کو توڑ کر عورتوں اور بچوں کو سخت ضرر پہنچایا جاتا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر ۱۰ آدمیوں کا بلوہ میں چالان کیا جس کیلئے ۹۔ جنوری ۱۹۰۶ء مقرر تھا فریق ثانی نے بھی آجکل کے دستور کے موافق ایک بالمقابل دعویٰ کیا تھا اس کی تاریخ پیشی بھی ۹ جنوری ۱۹۰۶ء ہی تھی چنانچہ ہر دو مقدمات بمقام بٹالہ بعدالت سردار غلام حیدر خان صاحب ای۔ سی پیش ہوئے۔ فریق ثانی نے جو مقدمہ کیا تھا۔ اس میں حضرت حکیم الامت اور مولوی محمد علی صاحب کو بھی ملزم گردانا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے راستی کا بول بالا کیا اور عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دیا مستغیث کے بیان اور اس کے گواہوں کے بیان سے یہ مقدمہ سراسر بے بنیاد پایا گیا اور اسی لئے خارج ہوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ دوسرا مقدمہ جو پولیس نے چالان کیا تھا۔ اسمیں کل ملزموں پر فرد جرم لگ چکا ہے۔ آئندہ تاریخ ۲۲۔ جنوری مقرر ہوئی ہے اللّٰہ تعالیٰ رحم

## ڈائری

۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ وقت صبح ۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ فرمایا ۔ مدرسہ کے متعلق اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے ۔

فرمایا ۔ میں چاہتا ہوں ۔ کہ ہماری جماعت کے واسطے ایسے لوگ طیار ہونے چاہئیں ۔ جن کو واقعی دین کی خبر ہو ۔ اور اس لائق ہوں کہ بیرونی حملات کو دور کر سکیں ۔ اور اندرونی بدعات اور جہالت کا انسداد کر سکے ۔

**وقت ابتلاء** یہ ایک بڑے ابتلاء کا وقت ہے ۔ ہر طرف سے ہم کافر ٹھہرائے گئے ہیں ۔ اور سب کے درمیان ہم کراہت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں ۔ حال کے مخالف علماء کا یہ فتویٰ ہے ۔ کہ ہم ان کے قبرستان میں داخل ہونے کے لائق بھی نہیں ہیں ۔ اندرونی قوم کا یہ حال ہے ۔ اور بیرونی قومیں اور مذاہب سب کی سب ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ بُرا جانتے ہیں ۔ اور ایک قسم کی ذاتی عداوت ہمارے ساتھ رکھتے ہیں ۔ جو اسلام کے دیگر فرقوں کے ساتھ ان کو نہیں ہے ۔ پادریوں کے سینے پر ہماری جماعت ایک بھاری پتھر کی طرح ہے ۔ اور آریوں کو بھی سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ان لوگوں کو بخوبی معلوم ہو گیا ہے ۔ کہ کمربستہ ہو کر وساوس اور اعتراضات اور کفر کے طریقوں کو دور کرنا صرف اس جماعت کا کام ہے ۔ اور دوسرے کا نہیں ۔ اس کا سبب یہ ہے ۔ کہ ہم میں نفاق نہیں ۔ جو لوگ خاص خدا کے واسطے کام کرتے ہیں ان کا کام منافقانہ ہوتا ۔ اور وہ ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاتے ۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں ۔ کہ ہم کس طرح اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے ہیں ۔ اس واسطے ہم انہیں طبعاً بُرے لگتے ہیں ۔ فطرتاً دلوں کا عکس ایک دوسرے پر پڑتا ہے ۔ ایک بکری کے بچے کو اگر شیر کے پاس باندھ دیا جاوے ۔ تو خواہ اس بچے نے ساری عمر بھی شیر کو پہلے نہ دیکھا ہو ۔ پھر بھی فطرتاً وہ اس سے خوف زدہ ہو جائے گا ۔ ہمارے مخالفین کی فطرت یہ گواہی دیتی ہے ۔ **کہ اگر کسی روز ان کے مذہب کا استیصال ہو گا ۔ تو اسی جماعت کے ہاتھوں ہو گا** ۔ اور درحقیقت سچ یہی ہے ۔ جو بات آسمان سے نازل ہوتی ہے ۔ وہ درپردہ نہیں رہتی ۔ بلکہ اس کا اثر تمام دنیا پر پڑتا ہے ۔ کافر کا دل محسوس کر لیتا ہے ۔ کہ کفر توڑنے والا کون ہے ۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ۔ تو جس قدر دشمنی آپ کے ساتھ کی گئی ۔ اور آپ کو دکھ اور تکالیف پہنچائی گئیں ۔ اس قدر مخالفت مسیلمہ کذاب کی نہیں ہوئی ۔ اس کا سبب یہی تھا کہ[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کفر بدعات اور شرک کا استیصال کرتے تھے ۔ اور مسیلمہ تو خود ہی کافر تھا ۔ حق کی بات من جانب اللّٰہ ہوتی ہے ۔

اس وقت ہم غریب اور بے کس ہیں ۔ اور خدا کے سوائے اور کوئی ہمارا ساتھی نہیں ۔ ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے ۔ کہ یہ قوم نابود کر دیجاوے ۔ بیرونی لوگ مقدمات بناتے اور اندرونی لوگ ان کے ساتھ سازش میں شریک ہوتے ہیں ۔ سب ایک ہی رنگ میں مخالف ہیں اور سب ہمارا استیصال چاہتے ہیں ۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے ۔ جو براہین احمدیہ میں آج ۲۵ برس پہلے سے شائع ہو چکا ہے ۔ کہ خدا اس جماعت کو کفار پر قیامت تک غلبہ دے گا ۔ کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے ۔ خواہ وہ اندرونی ہوں ۔ خواہ بیرونی ہوں ۔ ہم مطمئن ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں ۔ اور وہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے ۔ ان کو کوئی روک نہیں سکتا ۔ لیکن دنیا جائے اسباب ہے ۔ جیسا کہ جسمانی دنیا میں دیکھا جاتا ہے ۔ کہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کرنے کے واسطے سعی کرتے ہیں ۔ اگرچہ فصل آسمانی بارش سے پکتا ہے ۔ تاہم قلبہ رانی تخم ریزی وغیرہ اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ جس طرح اوائل اسلام میں آنحضرت کی قوت قدسیہ نے ہزاروں با اخلاص اعلیٰ درجے کے بنائے تھے ۔ ایسے مخلصین سے کام بنتا ہے

مگر یہ سچ ہے ۔ کہ ایسے اعلیٰ درجہ کے مخلصین جیسے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے تھے ۔ کسی اور نبی کو نہیں ملے ۔ حضرت موسےٰ کے ساتھی وہ تھے ۔ کہ ہمیشہ بغاوت اور سرکشی پر آمادہ رہتے ۔ ایک دفعہ کہنے لگے ۔ جا تو اور تیرا خدا لڑائی کرو ہم تو یہ بیٹھے ہیں ۔ ساری توریت میں ان کی تعریف میں کوئی ایسا کلمہ نہیں ۔ جیسا کہ آنحضرت کے صحابؓ کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ خدا ان سے راضی ہوا ۔ بلکہ توریت میں ہر جگہ موسیٰ کی اُمت کو سرکش اور ٹیڑھی قوم اور اس قسم کے الفاظ سے بلایا گیا ہے ایسا ہی حضرت عیسےٰ کے دوست تھے ۔ ایک نے تیس روپے کے لالچ پر اپنے نبی کو پکڑوا دیا ۔ دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر لعنت کی ۔ حضرت عیسےٰ بھی افسوس کیا کرتے تھے کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہوتا تو تم یہ کر لیتے اور وہ کر لیتے ۔ ان انبیاء کا اپنا اقرار ہے کہ انکو ایسی جماعتیں میسر آئیں جو مخلصین کی ہوں ۔ اس کا سبب یہ تھا ۔ کہ ان لوگوں میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جو آنحضرت صلعم میں تھی ۔ میرا دعویٰ ہے ۔ کہ آدم سے لیکر اخیر تک کسی نبی کو ایسی قوت قدسیہ نہیں دی گئی ۔ جو آنحضرت صلعم کو عطا کی گئی تھی اور افسوس ہے کہ ایسی جماعت ہمکو بھی نہیں ملی جب ہم کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو تھوڑی میں جان نثار[illegible] کے ساتھ اس کو قبول کر لیں لیکن آنحضرت کے فدائی ایسے تھے کہ انہوں نے اپنی جانیں دیدیں ۔

[1] جھوٹے کی مخالفت بہت نہیں ہوتی ۔ اور سچے کی مخالفت بہت ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ کاذب کے معاملہ میں خود شیطان کا حصہ ہے اور صادق کے معاملہ میں شیطان اپنی تمام فوجوں کو جمع کر کے اس کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے آمادہ ہو جاتا ہے ۔ (ایڈیٹر)

## ایام جلسه ۲۷ دسمبر ۱۹۰۳ء

### مولوی صاحب مرحوم

باہر بہشتی مقبرہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔ جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے۔ تو سید احمد کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی۔ جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے۔ اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن علانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں۔ کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے۔ تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے۔ ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ اصحاب الصفہ میں سے ہو گئے تھے۔ جن کی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے اپنی وحی میں کی تھی۔ ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑ دی تھی۔ کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں میں ان کو ایک نوکری دو سو روپے ماہوار کی ملتی تھی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گذار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق [illegible] تھے ان کے انداز میں اپنی عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی۔ ان کے متعلق ایک خاص الہام بھی تھا۔ "مسلمانوں کا لیڈر" غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا۔ کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی۔ جس کے ساتھ دنیا کی ملونی ہوتی ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ انجام نیک ان کا ہوتا ہے جو فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ خدا کو راضی کرنے میں خاک ہو جائیں گے

### غیر مذاہب

فرمایا ہمیں کسی کے ساتھ بغض و عداوت نہیں۔ ہمارا مسلک سب کی خیر خواہی ہے۔ اگر ہم آریوں یا عیسائیوں کے برخلاف کچھ لکھتے ہیں۔ تو وہ کسی دلی عناد یا کینہ کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اس وقت ہماری حالت اس جراح کی طرح ہوتی ہے جو پھوڑے کو چیر کر اس پر مرہم لگاتا ہے۔ نادان بچہ سمجھتا ہے کہ یہ شخص میرا دشمن ہے اور اس کو گالیاں دیتا ہے۔ مگر جراح کے دل میں نہ غصہ ہے نہ رنج نہ اس کو گالیوں پر کوئی غضب آتا ہے۔ وہ ٹھنڈے دل سے اپنی خیر خواہی کا کام کرتا چلا جاتا ہے

### مدرسہ

کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس جگہ طلباء کا اکثر صحبت ضروری ہے۔ جو شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں آکر رہے وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جائے گا جماعت کے بہت سے لوگ ہمارے روبرو ایسے طیار ہونے چاہیں۔ جو آئندہ نسلوں کے واسطے واعظ اور معلم ہوں۔ اور لوگوں کو راہ راست پر لاویں۔

## دو رشید لڑکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بحضور فیض گنجور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور کی کل تقریر سنکر میں نے پختہ عہد کیا ہے کہ میں آئندہ دنیا کے واسطے ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ آج سے میں اپنی زندگی کو دین کے واسطے وقف کرتا ہوں اور حضور کے منشاء کے مطابق دینی تعلیم اور صرف انگریزی زبان اور سنسکرت پڑھوں گا۔ اور اس کے بعد اگر زندگی نے وفا کی۔ تو محض للہ دین کی خدمت میں زندگی بسر کروں گا۔ چونکہ انسان کمزور ہے۔ اور بچپن اور بھی کمزور کرتا ہے لہذا اس تحریر کے ذریعہ میں حضور سے اس عہد اور ارادہ پر قائم رہنے اور اس کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی استدعا کرتا ہوں۔

حضور کا غلام۔ خاکسار غلام حسین ولد میاں محمد یوسف اپیل نویس مردان پشاور۔ طالب علم جماعت [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۳ء

### حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مفصلہ ذیل جواب عنایت فرمایا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بہت خوب ہے جزاکم اللہ خیرا خدا تعالیٰ اس میں برکت دے اور آخر تک اس راہ پر استقامت بخشے آمین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنا یہ ارادہ پرچہ الحکم و بدر میں شائع کرا دیں اور خدا سے ارادہ پر قائم رہنے کے لئے دعا کرتے رہیں والسلام

مرزا غلام احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بحضور فیض گنجور۔ جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نہایت ہی عاجزانہ عرض ہے کہ بندہ اس جگہ نویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ لیکن حضور کی متواتر اور برکت والی دو روزہ تقریر سے بندہ کو بہت ہی اثر ہوا اس واسطے حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ بندہ اپنے والدین کی رضامندی سے اپنی زندگی اللہ کی راہ میں بڑی خوشی سے وقف کرتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اور جو جو علم حضور میرے لئے تجویز فرماویں وہی بندہ کو صدق دل سے منظور ہے۔ والسلام۔ درخواست دعا

حضور کا تابعدار خاکسار عبد الرحمان ولد منشی قمر الدین احمدی [illegible]

### جواب حضرت اقدس

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بہت عمدہ اور مبارک ارادہ ہے جزاکم اللہ خیرا۔ خدا اس میں برکت دے۔ یہ ارادہ معرفت الحکم و بدر شائع کر دیں۔ والسلام

مرزا غلام احمد

## [illegible]

### اوقات [illegible] جنوری ۱۹۰۴ء

[illegible] ریلوے [illegible] اوقات [illegible] متعلق اوقات کو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| بٹالہ سے لاہور امرتسر جانے کے اوقات ریل | صبح ۸ بجے ۴۸ منٹ |
| | دوپہر ۱ بجے ۲۵ منٹ |
| | شام ۷ بجے ۲ منٹ |
| بٹالہ سے گورداسپور پٹھانکوٹ جانے کے اوقات ریل | صبح ۹ بجے ۱۵ منٹ |
| | دوپہر ۱ بجے ۴۹ منٹ |
| | شام ۵ بجے ۳۴ منٹ |
| لاہور اور امرتسر سے آکر بٹالہ پہنچنے کے اوقات | صبح ۹ بجے ۴ منٹ |
| | دوپہر ۱ بجے ۳۴ منٹ |
| | شام ۹ بجے ۳۸ منٹ |
| پٹھانکوٹ گورداسپور سے آکر بٹالہ پہنچنے کے اوقات | صبح ۹ بجے ۳۸ منٹ |
| | دوپہر ۱ بجے ۱۴ منٹ |
| | شام ۶ بجے ۴۵ منٹ |
| امرتسر سے لاہور پہنچنے کے اوقات | دوپہر ۱۱ بجے ۲۲ منٹ |
| | شام ۸ بجے ۳۰ منٹ |
| | صبح ۴ بجے ۳۵ منٹ |
| | صبح ۷ بجے ۱۵ منٹ |
| امرتسر سے دہلی جانے کے اوقات | شام ۵ بجے |
| | شام ۶ بجے ۳۲ منٹ |
| | صبح [illegible] بجے [illegible] منٹ |
| | رات [illegible] بجے ۲۰ منٹ |
| | دوپہر ۱۲ بجے ۴۹ منٹ |

بٹالہ سے قادیان ۱۱ میل ہے۔ یکہ اور ٹانگا سواری کے لئے مل سکتا ہے۔ کرایہ پورا یکہ قریباً ایک روپیہ۔ ٹانگا [illegible]۔ بٹالہ میں رات رہنے کے واسطے اسٹیشن کے قریب دو سرائیں ہیں۔ ایک یکہ اور ایک ٹانگا جو بٹالہ اور قادیان کے درمیان کرایہ پر چلتی ہیں کارخانہ بدر کی ملکیت ہے۔

---

**شکریہ بیعت** بسم اللہ الرحمن الرحیم برادرم [illegible] السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے دوست سید بادشاہ صاحب جو محکمہ [illegible] کا کام کرتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کر لی ہے چنانچہ انکی بیعت [illegible] اللہ تعالیٰ استقامت [illegible] ترقی بخشے۔ والسلام

شاہ دین اسٹیشن ماسٹر [illegible]

# اَلْمُفْتِی

اس کالم مین ممبران اختلافی مسائل فقہ کے متعلق بطور سوال و جواب حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم اور عمل کو لکھا جائے گا۔ جن کے متعلق لوگ اکثر سوال کیا کرتے ہین۔

**سوال ۱؎** وتر پڑھنے کا کیا طریق ہے۔

**جواب** ۔ حدیث شریف کے مطابق وتر اور مغرب کے فرائض مین فرق کرنا ضروری ہے۔ اس کے واسطے حضرت مسیح موعود کا طریق یہ ہے کہ آپ پہلے دو رکعت پڑھتے ہین اور سلام پھیرتے ہین۔ پھر معاً اٹھ کر ایک اور پڑھتے ہین۔

**سوال ۲؎** وتر کس وقت پڑھنے چاہئین

**جواب** ۔ وتر پہلی رات کو پڑھ لینا بہتر ہے۔ پچھلی رات بھی پڑھے جا سکتے ہین۔ بہتر یہی ہے۔ کہ پہلی رات پڑھ لئے جاوین۔ حضرت مسیح موعود کا یہی طریق عمل ہے۔ کہ آپ پہلی رات کو پڑھ لیا کرتے ہین

**سوال ۳؎** ۔ سفر مین وتر کے کتنے رکعت پڑھنے چاہئین

**جواب** ۔ سفر و حضر مین وتر کے واسطے تین رکعت ضروری ہین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سفر مین بھی وتر کے تین رکعت بعد نماز عشاء پہلی رات کو ضرور پڑھا کرتے ہین۔

**سوال ۴؎** ۔ ضرورت کے وقت کون کون سی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

**جواب** ۔ ضرورت شرعیہ کے وقت ظہر اور عصر کی نماز جمع ہو سکتی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع ہو سکتی ہے۔

**سوال ۵؎** ۔ نماز جمع کے وقت سنتون کی رکعتین پڑھنی ضروری ہین یا نہین۔

**جواب** ۔ نمازین جمع کی جائین۔ تو پہلی اور پچھلی دونون سنتین معاف ہوتی ہین اور کوئی پڑھ لے۔ تو ممنوع نہین۔ نماز ظہر و عصر کے لئے جمع کے وقت حضر مین چار اور چار آٹھ رکعت اور نماز مغرب و عشاء کے لئے جمع کے وقت تین اور چار سات رکعت فرضون کے پڑھنے ضروری ہین۔ عشاء کے ساتھ تین وترون کا پڑھنا ضروری ہے۔

**سوال ۶؎** ۔ نماز تہجد کے واسطے کتنی رکعتین ہین۔

**جواب** ۔ [illegible] آٹھ یا زیادہ جس قدر آدمی توجہ کے ساتھ [illegible] کے ساتھ خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہی عمل ہے۔ کبھی کم از کم دو ہی پڑھ لیتے ہین اور زیادہ بھی پڑھتے ہین

# تعبیر الرویاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر مکرم جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مین کچھ دنون سے ریاست قلات کی جانب سے حد بندی فیمابین ریاست قلات و ریاست لسبیلہ کے کام پر سپیشل ڈیوٹی پر ہون اس واسطے باعث بعد مسافت الحکم اور بدر ہمو ماً دیر سے ملتے تھے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جبکہ مین بمقام سونمیانی علاقہ لسبیلہ مین اپنچا تو میرے ایک عزیز دوست نے جو وہان کے بمنزلہ نائب تحصیلدار ہین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت بہت کچھ حسن عقیدت رکھتے ہین مخدومی مولٰنا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے متعلق مجھے اطلاع دی۔ جو انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر نہایت صبر اور سکوت کے ساتھ سنی گئی۔ چونکہ مولانا مرحوم کی جدت طبع کے ساتھ مجھے کچھ قدرتی مشارکت معلوم ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ جسقدر مضامین مولانا ممدوح کے قلم کے لکھے ہوئے الحکم یا بدر مین کبھی کبھی طبع ہوتے تھے۔ مین ان مضامین کو بالتخصیص کئی کئی مرتبہ پڑھا کرتا تھا۔ اور ہر ایک مرتبہ نیا اس سے نیا لطف آتا تھا۔ چنانچہ اس نے چل لگا اور اس کی اطلاع ایک [illegible] بذریعہ تحریر مین نے مولٰنا ممدوح کی خدمت مین بھی عرض کر دی تھی۔ اس لئے مولانا ممدوح کی وفات حسرت آیات کی بابت تقاضائے بشریت غیر محسوس طریق سے قلب پر اثر ہوتا گیا۔ اور اسی قسم کے خیالات مین مستغرق ہو کر رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس واقعہ کی اصلیت پر مجھے اطلاع بخشی جاوے چنانچہ رات رویاء مین مین نے دیکھا کہ ایک موقعہ پر بہت سے آدمیون کا مجمع ہے جس مین مخدومی مولٰنا نورالدین صاحب بھی ہین۔ مولوی عبدالکریم صاحب پورے طور پر تندرست اور موزون صورت مین فربہ اور بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین۔ آپکا لباس عمدگی مین نہایت اعلےٰ ہے۔ دستار اور شلوار بالکل نئی اور سفید ہے گدھیانہ کلا تعد کی قسم کا چکنا ہوا کوٹ زیب تن ہے۔ کوٹ کے اوپر سفید دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے۔ جو بغل کے نیچے سے ہو کر گذرا ہے ہاتھ مین ایک لمبا عصا ہے۔ آپ کا چہرہ دلفریب صورت مین گوشت سے بھرا ہوا ہے۔ اور داڑھی اس پہ نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے جس کے بال اس طرح سے چمکتے ہین جیسا کہ خضاب بعد تیل لگانے سے چمکا کرتے ہین۔ آپ متانت اور جلال کے ساتھ [illegible] جیسا کوئی [illegible] کرتا ہو۔ میٹھا سا تبسم فرماتے ہوئے ہم سب مین آئے ہین۔ سب اہالیان مجمع نے سرو قد کھڑے ہو کر آپ کو تعظیم دی ہے اور مین ٹکٹکی باندھ کر مولوی صاحب کی ایسی مقبول اور دلربا صورت کو دیکھنے مین مصروف ہو گیا ہون (اب بھی اس [illegible] صورت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر رہا ہے) اتنے مین مولانا نورالدین صاحب نے ایک موزون فربہ اندام شخص سے مولوی صاحب کو اس طرح پر انٹروڈیوس کرایا ہے کہ "یہ صاحب [illegible] ہین" مولوی صاحب نے اس سے مصافحہ کیا۔ پھر ایک دوسرے سفید پوش آدمی نے مولوی صاحب سے ہاتھ ملایا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ کون ہے۔ پھر ایک تیسرے شخص سے جس کے کپڑے کچھ میلے تھے۔ یہ کہکر کہ "حضرت سلامت" خود مولوی صاحب نے مصافحہ کیا۔ بعدہ سب لوگ بیٹھ گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے مولوی نورالدین صاحب کے پاس بیٹھ کر ان سے کہا کہ "کل نماز جماعت آپنے کرانا اور مثنوی کے کچھ اشعار پڑھنا" مین بھی مولوی عبدالکریم صاحب سے ملنے کی اجازت مولوی نورالدین صاحب سے مانگتا الا مولوی صاحب سے مصافحہ کرنے کی نوبت نہین آئی مین چارپائی پر لیٹا ہوا اس جماعت مین سے ایک سے پوچھتا ہون کہ "مولوی عبدالکریم کیسے ہین" مجھے جواب مین کہا جاتا ہے۔ کہ "وہ تو چل دئے یعنی کل مٹی کو فوت ہو گئے" یہ سنکر مین رونے لگ گیا۔ اور میری ہچکی بندھ گئی

اس سے بعد جلدی ہی جب میری آنکھ کھلی۔ تو مین نے گھڑی دیکھی۔ ۲ بجے رات کا وقت تھا۔ پھر یہ تمام حالات اسی وقت قلمبند کر لئے۔ تاکہ صحت کے ساتھ یادداشت مین قایم رہ سکین۔ آج کراچی مین پہنچ کر آپکا بدر مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۵ء ملا جس مین مولٰنا مرحوم کی وفات کا ذکر تھا۔ وقت وفات کے عین مطابقت سے اور بھی دل پر اثر کیا۔ یہ حالات بغرض تعبیر آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ مولٰنا مرحوم کو جنت الماوی مین جگہ بخشین۔ آمین ثم آمین

آپکا صادق خاکسار قاضی نذیر حسین احمد مقام کراچی

یہ خواب حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے خاتمہ بالخیر اور جنتی ہونے پر دلالت کرتا ہے (اڈیٹر)

---

## تصدیق بالرؤیاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق صاحب اللہ عنہ۔ السلام علیکم۔ عرصہ ہوا کہ میری بھائی کو اس سال شالامار باغ کے میلہ مین بوقت دن یہ شعر اس طرح پر نازل ہوئے کہ جناب مسیح موعود حضرت مرزا صاحب ان کے پاس آئے ہین اور آپنے اسکو فرمایا کہ مین کون ہون وہ جواب اس کلام پر دیتا ہے۔ پہلے وہ بالکل حضرت صاحب کو مسیح نہین مانتا تھا۔

غلام احمد کا یہ اعلیٰ نشان ہے ٭ زمین قادیان اور مسیح آسمان ہے
وہ بنکر اپنی آیا زمین پر عزیز دیکھو ٭ یہ راز نہان ہے
انھین کو ملکی سبقت جہان پر ٭ انھین کے ہاتھ مین ساری عنان ہے

اس کے بعد انہون نے حضرت صاحب کی خدمت مین خط بیعت کا روانہ کیا۔ شیخ غلام محمد صاحب مختار عدالت انار کلی لاہور۔ میان محمد لطیف صاحب کلرک چھاپہ خانہ سرکاری ابنی گورنمنٹ پریس انگرنیکی لاہور کے نام اخبار بدر بیرنگ کارڈ پر ضرور روانہ فرماتے ہین۔ ان کی اجازت سے لکھتا ہون۔ والسلام

نبی بخش لاہور خریدار نمبر ۵۴۷

بدر۔ قادیان ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء

# سالِ گذشتہ

۱۹۰۵ء ۔ گذر گیا۔ اور خدا کی عجیب قدرتوں کے بہت تماشے دکھا گیا۔ جو خدا کے سعید بندوں کے واسطے موجب ہدایت اور ازدیاد ایمان ہوئے۔ اور شقی سیاہ دلوں کے واسطے باعث بدبختی و بدنصیبی ہوئے۔ بہت سے سال دنیا میں آتے ہیں۔ اور چلے جاتے ہیں۔ اور ان میں چندان ایسے امور اور حادثات پیدا نہیں ہوتے۔ کہ تاریخی کتب میں ان کے واسطے کوئی جگہ قائم رہ جاوے۔ لیکن بعثت و ظہور انبیاء کے سنین کسی کی خوش قسمتی اور کسی کی بدقسمتی کے واسطے تاریخ زمانہ پر ایسا گہرا نشانہ لگاتے ہیں۔ کہ قیامت تک مٹنے میں نہیں آتا۔ مصر میں بہتیرے بادشاہ ہوئے۔ سب کا لقب فرعون ہی تھا۔ جیسا کہ بادشاہ روس کا نام زار ہے۔ مگر حضرت موسے کی بعثت نے اس زمانہ کی تاریخ کو ایسی شہرت اور یادگاری بخشی تھی۔ کہ آج دنیا فرعون کا لفظ سنتے ہی جھٹ اس بادشاہ کی طرف خیال چلا جاتا ہے۔ جو خدا کے بندے حضرت موسے کا تعاقب کرنے کے سبب غرق آب ہوا تھا۔ غرض نبیوں کا زمانہ تاریخی لحاظ سے ایک بڑی عظمت کا زمانہ ہوتا ہے نہ صرف اس لئے کہ ان کی آمد اہل زمانہ کے مذہبی خیالات میں ایک تغیر عظیم پیدا کرتی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے آنے سے زمین و آسمان کے حالات میں ایک غیر معمولی نشان دکھائی دیتا ہے۔

۱۹۰۵ء بھی ان عجائبات اور تاریخی حادثات سے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ سب سے اول زلزلہ ہی کو دیکھو جس نے تختۂ زمین کو پہلے ملک ہندمیں جو مذہبی دنیا کا سب سے بڑا نمائش گاہ ہے اور پھر اٹلی میں جو اس وقت کی ملکی طاقتوں کا مذہبی مرکز ہے۔ اس زور سے ہلا دیا کہ آج تک تمام دنیا کے اہل الرائے اس کو ایک قیامت کا نمونہ کہتے چلے آتے ہیں۔ ایک عیسائی ایڈیٹر اپنے تازہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس (۱۹۰۵ء) کے آثار صدیوں تک قائم رہیں گے۔ ۴ اپریل والا زلزلہ آئندہ پشتوں کے لئے بھی ایک درد انگیز واقعہ ہوگا۔ جس نے ہزاروں خاندانوں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے معدوم کر دیا۔ ۔۔۔ کتنی عالیشان عمارتیں سطح زمین سے جا ملیں۔ ۔۔۔ جس کی یاد سے بھی جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے"۔ ایسا ہی ایک آریہ اخبار ۱۹۰۵ء پر ریویو کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "ہمیں ایک ایسی مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا جس کی مثال پچھلی چند صدیوں کی آریہ ورت کی تواریخ میں نہیں ملتی"۔ یہ تو سب مانتے ہیں کہ اس زلزلہ کی شدت تباہی کا اثر بہت سخت تھا۔ اور ساری دنیا پر کسی نہ کسی رنگ میں اس کا اثر پڑا۔ لیکن بعض نادان سوال کرتے ہیں کہ اس میں نشان کیا ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس میں نشان اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ہے۔ جو حضرت مسیح نے کئی بار پہلے صاف لفظوں میں کی تھی۔ اور پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو پہلے سے قرآن شریف میں درج ہے۔ پھر اس میں نشان اس پیشگوئی کا ہے۔ جو آئندہ کے ایک بڑے زلزلے کے متعلق کی جا چکی ہے۔ چونکہ یہ مباحث اسی اخبار میں کئی دفعہ بالتفصیل ذکر ہو چکے ہیں۔ اس واسطے اس جگہ دہرانے کی ضرورت نہیں۔

یہ ایک بہت بڑا نشان ۱۹۰۵ء کا تھا۔ جس کی خبر بجلی کی طرح اور بجلی کے ذریعہ سے تمام دنیا میں ایک دفعہ پھیل گئی تھی۔ اس واسطے میں نے اس کو پہلے ذکر کیا۔ لیکن دراصل ۱۹۰۵ء کا پہلا نشان اس عظیم الشان فتح کا نشان تھا۔ جو افتتاح سال کے ساتھ ہی ظہور پذیر ہوا تھا۔ جس میں تمام مخالفین اور معاندین نے ہر قسم کی جانی اور مالی سر توڑ کوششوں کے بعد ایک بڑی بھاری ناکامی کا منہ دیکھا۔ اور خدا نے اپنی بندے کی نصرت کی۔ اور ۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو امرتسر کے سیشن جج نے ہمارے حق میں مقدمہ کا فیصلہ سنا کر دشمنوں کو روسیاہ کر دیا۔ اس مقدمہ میں مولوی لوگوں نے بڑے بڑے زور لگا کر گواہیاں دیں۔ اور خدا کے مسیح کی مخالفت میں یہ بھی کہا۔ کہ زنا چوری جھوٹ کوئی بھی بدی انسان کرے۔ وہ متقی کا متقی رہتا ہے۔ اور ہر حیلے جائز اور ناجائز سے خدا کے مسیح پر حملہ کیا۔ لیکن خدا تعالی کے وعدوں اور الہامات کے مطابق جو پہلے سے شائع کئے جا چکے تھے۔ آخر فتح حضرت حجۃ اللہ کی ہوئی۔ اگرچہ اس مقدمہ نے بہت طول پکڑا۔ اور دور دور کے گواہوں کے سبب اور مقدمہ کے جہلم سے گورداسپور تبدیل ہونے کے سبب اور ایک دفعہ لالہ چندو لال صاحب کو جن کے پاس پہلے مقدمہ تھا۔ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی سے واپس منصف ہو کر گورداسپور سے بدل جانے کے سبب اور پھر نئے مجسٹریٹ ملے صاحب آتما رام کے کچھ دن آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہنے اور دوران مقدمہ میں ان کے دو لڑکوں کے مر جانے پر کچھ رخصت لینے اور بعض دیگر ایسے وجوہ کے سبب جو پیش آتے رہے۔ مقدمہ میں التوا ہوتا رہا۔ اور بار بار گورداسپور جانا پڑا۔ اور اس التوا میں دشمن بہت کچھ بد خبریں اڑاتے رہے۔ تاہم اللہ تعالی کے فضل سے آخر کامیابی خدا کے مسیح کو ہوئی۔ عاجز کو یہ فخر حاصل کہ اس مقدمہ کے تمام سفروں میں حضرت مسیح کے ہمرکاب رہا۔ اور بہت سے نشانات کا چشمدید گواہ ہوا۔ خواجہ کمال الدین صاحب خدا انہیں دین میں کمال عطا کرے۔ اس مقدمہ میں اول سے آخر تک وکیل تھے۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بھی ان کے ہمراہ وکیل تھے۔

پھر تیسرا بڑا نشان جو اس میں پورا ہوا۔ وہ طاعون کا تھا جس نے پہلے سے بہت زیادہ ہندوستان کے مختلف حصوں کی صفائی کی۔ یہ نشان کئی سالوں سے ہندوستان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے واسطے ہے اور صدہا کو ہزارہا خوش قسمت لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کھینچ لایا ہے۔ مگر ہنوز ان سمجھنے والوں کی تعداد اس سے زیادہ نہیں۔ کہ ان کو **قلیل من عبادی الشکور** کا مصداق گردانا جائے۔

پھر چوتھا بڑا نشان سیلاب عظیم کا تھا۔ جو ہندوستان کے مختلف مقامات پر ماہ اگست ستمبر میں اس زور سے آیا کہ کئی گاؤں غرق ہو گئے۔ اور ہزارہا جانیں آدمیوں کی اور مال مویشیوں کی تلف ہو کر دوسروں کے واسطے عبرت کا موجب ہوئیں۔

اس کے علاوہ اور صدہا نشان وقوع میں آئے۔ جن کے گواہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔

مثلاً میر ناصر نواب صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد اسحق کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ ڈاکٹر کا بیماری کو نہایت خطرناک بیان کرنا۔ حضرت کو اس کی صحت کے متعلق الہام ہونا۔ اور اس کے مطابق عزیز کا جلد شفایاب ہونا۔ برادر محمد افضل کی وفات کے متعلق پہلے سے الہام ہونا۔ پھر باغ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کا ایسا سخت بیمار ہونا۔ کہ آپ نے اپنی وصیت بھی لکھ دی۔ اور پھر حضرت کے پہلے بیان کردہ الہام کے مطابق شفا پانا۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے متعلق امتحان اسسٹنٹ سرجنی میں پاس ہونے کی پہلے سے بشارت دینا اور پھر اس کے مطابق واقع ہونا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کے متعلق چھ ماہ پہلے الہام ہونا۔ اور پھر ایام بیماری سے چند روز پہلے اور ایام بیماری میں ایسے الہامات کا متواتر نازل ہونا۔ جن سے مرحوم کی وفات کی صراحت تھی۔ اور مولوی صاحب مرحوم کے سرطان سے شفا پانے کے متعلق الہامات کا ہونا اور پھر اس کے مطابق واقعہ ہونا۔ دہلی جانے سے پہلے دروازے بند کا خواب دیکھنا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہونا۔ وہاں ایک غمناک امر کی طرف اشارہ پانا۔ اور میر صاحب کا بیمار ہونا۔ امرتسر میں جھگڑا فساد کے متعلق رؤیا دیکھنا اور کچھ بال میں ناپاک لوگوں کا شرارت کرنا پیشگوئی کے مطابق نئے مہمان خانہ کا طیار ہونا۔ غرض جو لوگ قریب رہتے ہیں وہ خود اس ایک سال میں اس قدر نشانات دیکھ چکے ہیں۔ کہ ان کے واسطے اللہ تعالی کی ہستی اور عالم الغیب ہونے اور ایک قادر خدا ہونے کے دلائل اور یقین کا ایک بڑا مجموعہ ہے اگر اس سال کے تمام نشانات کو بالتفصیل لکھا جاوے۔ تو ایک بڑی کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ یہ سب باتیں اپنے اپنے موقعہ پر درج اخبار ہذا ہو چکی ہیں۔

## نئے خطابات

اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مفصلہ ذیل پانچ نئے ناموں سے اللہ تعالی نے مخاطب و معزز فرمایا۔

(۱) عبد القادر۔

(۲) محمد مفلح

(۳) ابن رسول اللہ

(۴) قمر
(۵) شمس

یہ سب نام اپنے اندر مضمون رکھتے ہیں جو حضرت مرزا صاحب کے اس سچے تعلق عبودیت اور رسالت کو ظاہر کرتے ہیں جو آپ کو اپنے حقیقی محسن رب کے ساتھ ہے جو سب پاک نبیوں کا دستور ہے۔ اور آپ کے اس باطنی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ آپ کو خاتم الانبیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ حقیقی اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی لوگ ہیں جو آپ کے روحانی فیض سے بہرہ ور آپ کے حقیقی وارث اور جانشین بنتے ہیں۔ اور آنحضرت کی متابعت میں ایسے محو ہو جاتے ہیں کہ بس محمدی بن جاتے ہیں اور اسی واسطے ان کو خدا کی طرف سے کامیابی کا تمغہ ملتا ہے۔ کیونکہ محمد کے سوائے کوئی دوسرا اس زمین پر مفلح نہیں ہو سکتا۔ یہ اس دنیا کا چاند ہے جو سورج کی روشنی سے فیض حاصل کر کے خلقت کو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو نادان اس حقیقی نور کو نہیں پہچانتے۔ ان کے واسطے شمس ہو کر انہیں ان کا چاند دکھلا دیتا ہے۔

**تازہ تصانیف** اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نو تازہ تصانیف بصورت اشتہارات شائع ہوئیں۔ جو سب کی سب اخبار بدر میں وقتاً فوقتاً درج ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلی کا نام بھی الوصیت تھا۔ اور سب سے آخری کا نام بھی الوصیت ہی ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے

۱۔ الوصیت ۔ مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء ۔ پیشگوئی متعلق زلزلہ اول ۔ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقع ہوا۔
۲۔ الدعوت ۔ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ آئندہ ایک آنے والے زلزلہ کے متعلق پیشگوئی۔
۳۔ الانذار ۔ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ ایضاً
۴۔ الانذار ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ ایک زلزلہ شدیدہ اور سیلاب کے متعلق پیشگوئی۔
۵۔ البلاغ ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ ایضاً
۶۔ ضروری گذارش ۔ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء ۔ گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی متعلق زلزلہ۔ اور اس پیشگوئی پر توجہ کرنے کے فوائد کا اظہار
۷۔ ایک تازہ خط ۔ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء ۔ ایک سائل کے چند سوالات متعلق بعض پیشگوئیوں کے جوابات۔
۸۔ تبلیغ الحق ۔ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ حضرت امام حسین کی شہادت کے متعلق ناجائز کلمات پر تنبیہ۔
۹۔ الوصیت ۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ جماعت کو وصیت مقبرہ بہشتی کی بنیاد۔ اور اس میں دفن ہونے کے شرائط۔

**کتاب نصرۃ الحق** حصہ پنجم براہین احمدیہ کا بہت سا حصہ اس سال چھپ گیا ہے۔ مگر ہنوز مکمل ہو کر شائع نہیں ہوا۔

**تقریریں حضرت اقدس** ۱۹۰۵ء میں علاوہ ان تقریروں کے جو حضرت اقدس روزانہ اپنے خدام کو یا مخالفین کو بطور وعظ و نصیحت اور حجت پورا کرنے کے فرمایا کرتے ہیں۔ آپ نے مجمعوں میں پانچ لیکچر دیئے ایک لدھیانہ میں ایک امرتسر میں۔ جو مفسدوں کے شور کرنے کے سبب ادھورا رہا۔ اور تین قادیان میں جو دسمبر کے آخری ایام ہوئے۔ ایک مسجد اقصیٰ میں اور دو مہمان خانہ جدید میں۔

اس سال حضرت حجۃ اللہ نے اکتوبر نومبر کے ایام میں ایک سفر دہلی کی طرف کیا۔ واپسی پر راستہ میں دو یوم لدھیانہ ایک یوم امرتسر قیام ہوا۔ کل ایام سفر ۳۰ تھے۔ دہلی کے سفر کے حالات مفصل اخبار بدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے سوائے تمام سال قادیان میں قیام رہا۔ جس میں سے تین ماہ اپریل مئی جون باغ میں قیام رہا۔

اس سال میں مفصلہ ذیل احباب نے ہم کو اپنی جدائی کا غم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کو جنت میں جگہ اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرماوے۔ دو ایک کے نام پہلے درج ہو چکے ہیں۔ اور دو جن کے نام درج نہیں۔

نواب صاحب محمد خان مرحوم کپورتھلہ ۔ تاریخ وفات ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر محمد افضل صاحب مرحوم ۔ " ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء
برادر شیخ محمد خان صاحب مرحوم بزدار ملیر " ۔ اپریل ۱۹۰۵ء
عزیز محمد شاہ مرحوم پسر قاضی امیر حسین صاحب " ۔ مئی ۱۹۰۵ء
مولوی جمال الدین صاحب مرحوم سید والہ " ۲۲ جولائی ۱۹۰۵ء
خالہ ام فاطمہ بی بی مرحومہ زوجہ کلاں حضرت مولوی نور الدین صاحب تاریخ وفات مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء
عزیز عبد القیوم ابن حضرت مولوی نور الدین صاحب تاریخ وفات ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء (جس کا بدل خدا تعالیٰ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبد السلام کے جسم در روح میں ... مرحمت فرمایا)
حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تاریخ وفات ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء
منشی وزیر الدین صاحب مرحوم " ۔ نومبر ۱۹۰۵ء
مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلم " ۳ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس سال میں عاجز راقم کی ایک لڑکی سعیدہ بیگم بھی فوت ہوئی۔

**مقدمہ کپورتھلہ** کپورتھلہ میں جو مخالفین نے ایک مسجد میں سے احمدیوں کو نکالنے کی ٹھان کر مقدمہ کھڑا کر رکھا تھا۔ اس میں مسجد احمدیوں کو ملی۔ اور مخالفوں کا کوئی دخل و تعلق نہ رہا۔ فالحمد للہ

**درس قرآن شریف** درس قرآن شریف حضرت مولوی نور الدین صاحب روزانہ (سوائے جمعہ) کے مسجد اقصیٰ میں دیتے رہے ہیں۔ جس کے سامعین اور حاضرین بعض دن دو دو سو تک ہوتے ہیں۔ یہ درس بہت سے برکات کا باعث۔ بہتوں کے واسطے ہدایت کا موجب۔ کئی لوگوں کے دلوں سے وساوس شیطانی کو دور کرنے والا۔ اور اکثروں کو راہ راست پر لانے والا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مدرس کو جزائے خیر دے۔ اور اس کے متعلمین کو فہم قرآن اور اس پر عمل عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعلیمی حالت

**مدرسہ تعلیم الاسلام** اس سال اچھی رہی۔ گو مالی حالت کے لیے ریزرو فنڈ میں ہنوز احباب کی امداد کی بہت ضرورت ہے۔ ابتدائے سال میں گورنمنٹ کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس نے مدرسہ کا معائنہ کر کے بہت عمدہ رپورٹ کی۔ فروری کے مہینہ میں مدرسہ کے انتظام میں ایک تغیر واقع ہوا اور وہ یہ تھا کہ انتظام مدرسہ بجائے نواب محمد علی خان صاحب کے ایک کمیٹی کے سپرد ہوا کیونکہ نواب صاحب موصوف اس وقت لاہور چلے گئے ہوئے تھے۔ اور کچھ اور عرصہ تک انہیں اپنے بعض ضروری کاموں کی خاطر لاہور میں رہنا ضروری تھا۔ ان کے ایام سکونت لاہور میں یہ عاجز چند ماہ قائم مقام منیجر رہا تھا۔ اور مارچ کے آخیر تک مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر رہا۔ جب کہ یکم اپریل کو میں بدر کا ایڈیٹر مقرر ہوا۔ اور مولوی شیر علی صاحب بی اے کو ہیڈ ماسٹری کا چارج دیا۔ پانچ نئے مدرس اس سال مدرسہ میں ملازم رکھے گئے۔ شیخ عبد الحق صاحب بی اے۔ منشی عبد الحق صاحب۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب جو کہ پہلے اس مدرسہ کی خاطر ملازمت چھوڑ کر یہاں آ گئے ہیں۔ اور منشی غلام محمد صاحب۔ سال کے آخیر میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ کی طرف خاص توجہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ میں ایک شاخ دینیات کھولی گئی۔

**طلباء شاخ دینیات** اس مدرسہ کے علاوہ ایک درس کتب دینیات کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاں خاص ہے۔ جس میں پانچ دس طلباء ہمیشہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے تفسیر، ترجمہ، حدیث، فقہ، صرف، نحو، معانی، منطق، فلسفہ، طب وغیرہ علوم کی تحصیل کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کے وقت کا اکثر حصہ روزانہ ان طلباء کی تعلیم میں صرف ہوتا ہے۔ ان طلباء کے ہر طرح کے گذارے کی صورت بھی اکثر حضرت مولوی صاحب کے ذمہ ہی ہے جس میں بعض احباب کچھ ماہواری یا وقتاً فوقتاً امداد بھی دیا کرتے ہیں۔ اس سال کے بعض طلباء یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میاں غلام محمد صاحب کشمیری۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید عبد الحی عرب۔ عبد الرحمان صاحب جٹانوی۔ محمد جی ہزاروی۔ محمد شاہ۔ ابو سعید عرب صاحب۔ محمد یار۔

**مطب** حضرت مولوی نور الدین صاحب کا مطب جس میں صبح شام بیماروں کو حضرت موصوف دیکھتے ہیں۔ اور دوائی بھی مفت ملتی ہے۔ قادیانی اور بیرونی لوگوں کے واسطے کھلا ہے۔ دور دور سے بیمار لوگ بھی آتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے شفا پا کر جاتے ہیں۔ اس سال بھی یہ مطب بدستور مخلوق کو فیض دیتا رہا۔

**رسالہ تشحیذ الاذہان** اس سال ہمارا ایک رسالہ تشحیذ الاذہان سہ ماہی جاری ہوا ہے جو کہ ابھی سہ ماہی ہے۔ اس کے اڈیٹر برادرم مفتی فضل الرحمان صاحب شاگرد رشید حضرت مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ خدا ان کے کام میں برکت دے اور ان کو دینی و دنیوی فوائد سے متمتع کرے۔

**ریویو آف ریلیجنز** رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی و اردو جو کام دنیا میں کر رہا ہے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ مخالفوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ اس وقت یہی ایک اسلامی رسالہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کا کام ہند میں اور غیر ممالک میں کر رہا ہے۔ اس کے سوائے الحکم بفضلہ تعالیٰ عمدہ حالت میں ہے۔ خدا اسے قائم اور سرسبز رکھے۔ بدر نے بہت ترقی کی ہے۔ اپریل سے دسمبر تک قریب دو سو نئے خریدار پیدا ہوئے ہیں۔ مگر گذشتہ مشکلات کے سبب مینیجر نے اس سال بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ خدا رحم کرے۔ اور اپنی نصرت سے اس کی امداد کرے۔

**انجمن** اس سال کا انجام ایک خاص انتظام کے ساتھ ہوا جس نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کی بنیاد گویا نئے سرے سے باندھی ہے۔ اور وہ پیشگوئی کے مطابق مقبرہ بہشتی کا بنانا ہے جس کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔

علاوہ اس کے قادیان میں دو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ایک سنٹرل کمیٹی قومی معاملات کے واسطے۔ اور ایک لوکل کمیٹی مقامی شہری معاملات کے واسطے۔ پہلی کے سیکرٹری حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں۔ اور دوسری کے سیکرٹری شیخ یعقوب علی صاحب مقرر ہوئے۔

اس سال گذشتہ کے معاملات پر اس طرح پر ایک مختصر سرسری نظر کرنے کے بعد میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام گذشتہ غلطیوں کو معاف فرماوے۔ اور ہماری پردہ پوشی فرماوے اور گناہوں کی سزا میں گرفتار ہونے سے ہم کو بچا لے اور آئندہ ہم کو نیکی کی توفیق دے۔ اور اپنی رضامندی کے حصول کی راہیں دکھائے جس مطلب کے واسطے اس نے اپنے پیارے بندے کو مبعوث کیا ہے اس کے پورا کرنے میں ہم ناصران دین میں شامل ہوں۔ اور سال آئندہ ہمارے واسطے موجب برکات اور رحمت کا ہو۔ خدا تعالیٰ کے نشانات سلسلہ حقہ کی تائید میں ظاہر ہوں۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا۔ ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا۔ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین

اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء۔ بیدک الخیر۔ انک علی کل شیء قدیر۔

## تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

### ڈاک ولایت

ڈوئی کے تازہ لکچروں سے چند فقرات۔ یہودا اسکریوطی نے یسوع کو پکڑوانے کے واسطے اس کے منہ پر بوسہ دیا تھا۔ ایسا ہی میرے ساتھ بھی میرے بعض مریدوں نے معاملہ کیا۔ انھوں نے بار بار مجھے بوسہ دیا۔ پھر میں نے ان کو اپنے شہر سے ہی نکال دیا۔

(معلوم ہوتا ہے اکثر مرید اس سے بیزار ہوتے رہتے ہیں)

اگر میں شیطان ہوتا۔ تو جا بجا ڈرانے کی تصویریں کھڑی کرتا تاکہ لوگ ڈر جاویں۔

(آپ شیطان کا استاد بننے کا بھی شوق ظاہر کیا کرتے ہیں۔ اگر کہ کیا سمجھے تم ہو ہی شیطان)

یہاں بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو تنگ کیا کرتی ہیں کہ تم ہم کو اس ڈوئی کے شہر میں کیوں لائے۔ اور بعض خاوند اپنی عورتوں کو تنگ کیا کرتے ہیں۔ کہ تو نے مجھے اس شہر میں آنے کی کیوں ترغیب دی تھی۔

(یہ مریدوں کی دلی حالت کا نقشہ ہے)

میں نے شیطان کا بہت مطالعہ کیا ہے

بہت سے پادری جب شیر کے مالک بن جاتے ہیں۔ تو سست کتوں کی طرح دن رات میں زیادہ وقت ضائع کرتے پھرتے ہیں

شہر شکاگو بہت گندی حالت میں ہے۔ اس شہر میں گذشتہ سہ ماہی میں ۹۴ واقعات قتل ہوئے۔ اور نو سو انچاس آدمیوں پر حملہ مجرمانہ کیا گیا۔

(یہ عیسائی مہذب شہروں کا نمونہ ہے)

جب مسیح آئے گا۔ تو لوگوں کو پاک بنانے پر دس ہزار سال لگے گا۔

**چالاک تاش باز پادری۔** امریکہ کے اخبار لیوز مورخہ ۲۵ - نومبر ۱۹۰۵ء میں تاش باز پادریوں کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک شہر میں پادریوں کو تاش کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ دن رات اسی کام میں معروف رہتے۔ لیکن چونکہ عوام میں یہ بات بہت بری سمجھی جاتی ہے۔ اس واسطے خفیہ طور پر تاش کھیلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اتوار سے پہلی رات کو تاش میں مصروف رہے۔ صبح نماز کا وقت تنگ تھا۔ تاش کو اپنی جیب میں ڈال کر وعظ کرنے کے واسطے گرجا میں چلے گئے۔ ایک پادری صاحب جن کی جیب میں تاش تھی۔ اثنائے وعظ میں ممبر پر کھڑے جوش وعظ میں کچھ ہاتھ جو مارنے لگے۔ تو تاش کے پتے جیب میں سے نکل کر ممبر کی سیڑھی پر جا گرے۔ پادری صاحب بہت ہوشیار تھے سامنے ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی طرف مخاطب ہو کر بولے دیکھو لڑکے تم لوگوں کی اصلاح کی خاطر مجھے کیسے کیسے ناگوار کام کرنے پڑتے ہیں۔ تمہاری خاطر مجھے یہ تاش گرجا میں لانی پڑی تم ادھر آؤ۔ اور ان پتوں میں سے ایک کو اٹھاؤ۔ لڑکا فوراً گیا اور ایک پتہ اٹھایا۔ پادری صاحب نے فرمایا۔ بتاؤ یہ کیا ہے۔ بچہ نے پتے کا نام بتلایا۔ پادری صاحب نے کہا۔ اچھا ایک اور اٹھاؤ۔ اس نے ایک اور اٹھایا۔ پادری صاحب نے کہا۔ اس کا نام بتلاؤ۔ اس نے اس کا بھی نام بتلایا۔ تمام سامعین حیران خاموش بیٹھے تھے کہ کیا یہ کیا معاملہ ہے۔ تب پادری صاحب نے ممبر سے بائبل اٹھائی اور کھول کر بچے کو کہا کہ پڑھو۔ بچہ نے کہا کہ میں نہیں پڑھ سکتا تب پادری صاحب نے نہایت رونی شکل بنائی۔ اور غمگین آواز سے وعظ شروع کیا اور کہا۔ دیکھو یہ تم لوگوں کی عیسائی کا حال ہے۔ تمہارے بچے تاش کے ہر ایک پتے سے آگاہ ہیں لیکن بائیبل کا ایک لفظ نہیں جانتے۔ (راوی کا بیان ہے کہ یہ بالکل سچا واقعہ ہے)

**تعدد ازدواج۔** ڈوئی کے آخری اخبار میں تعدد ازدواج پر ایک لکچر چھپا ہے۔ جو ڈوئی کی بیوی نے اپنی شہر کی عورتوں کے سامنے دیا ہے۔ اور اس امر کا اقرار ہے۔ کہ عیسائی ممالک میں زناکاری بہت ہے۔ اور جس فرقہ عیسائی میں تعدد ازدواج کا رواج ہے ان میں یہ بدکاری نہیں پائی جاتی ہے۔ تاہم خود کثرت ازدواج کو ایک بدکاری اور گناہ قرار دیتی ہے۔ اس کا اقرار ہے۔ کہ توریت نے اس کو جائز رکھا ہے۔ لیکن انجیل میں یسوع مسیح نے اس کو منع کر دیا ہے۔ اس پر میں نے اس کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار کے ڈاک ولایت کے کالم میں درج کیا جاوے گا۔

**پادری کی آر بالڈ میک لارن۔** پر آٹھ الزام بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے پہلا کثرت شراب نوشی ہے۔ تین عورتوں نے بھی پادری صاحب پر الزام لگائے ہیں۔ (اخبار ٹرتھ سیکر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۰)

جان میڈک صاحب نے اپنے ایک دوست کو جو ابھی عیسائی رہنے کی ترغیب دیتا ہے ایک لمبا خط لکھا ہے جس میں سے چند ایک فقرات ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔ دو ہزار سال سے مسیحیت نے دنیا کو کیا فائدہ پہنچایا ہے عیسائیت میں کوئی ایسی بات نہیں جو دنیا کے واسطے مفید ہو سکے۔ بائبل میں جو اخلاق اور صفات خدا کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ ان سے (نعوذ باللہ) معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا دیوانہ تھا۔ یسوع اچھا آدمی تھا۔ مگر اس کا کبھی یہ منشا نہ تھا کہ وہ کوئی عالمگیر مذہب لے کر اس دنیا میں آئے۔ آپ مجھے کافر کہنے کے سوائے اور کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

# حضرت سیدنا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
## (رضی اللہ عنہ)
## کی علالت حسن خاتمہ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

سلسلہ کے واسطے دیکھو بدر نمبر ۳۹ جلد ۱ - مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء

### مولوی صاحب کی علالت۔

میں قادیان میں ۲۲ - اگست ۱۹۰۵ء کو پہنچا۔ اس وقت تین چار روز سے ایک پھنسی جو مٹر کے دانہ کے برابر تھی۔ مولوی صاحب مرحوم کی پشت پر دونوں شانوں کی ہڈیوں کے درمیان گردن کے قریب دو انچ نیچے جلد پر نمودار تھی۔ اس وقت اس میں کاربنکل کے علامات پورے پورے نہ پائے جاتے تھے۔ مگر تین چار روز کے بعد پورا کاربنکل بن گیا۔ چنانچہ اس کو چیرا دیا گیا۔ مگر یہ کبھی اوپر کو بڑھتا کبھی نیچے کو کبھی دائیں کبھی بائیں۔ غرضکہ جس طرف بڑھتا اسی طرف چیرا دیا جاتا۔ یہاں تک کہ اس ایک کاربنکل کو سات دفعہ چیرنا پڑا۔ ایک دفعہ کلوروفارم سنگھا کر۔ اور چھ دفعہ بغیر کلوروفارم کے۔ اور یہ نہیں کہ چیرہ ناکافی طور پر دیا جاتا تھا۔ یا علاج میں کسی قسم کی کمی تھی۔ مگر ذیابیطس کا غلبہ زور سے تھا۔ اس لئے کاربنکل بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ گردن کی پچھلی طرف سب کی سب جگہ رک گئی اور سر کے بالوں کے اندر بھی سوجن چلی گئی۔ اور گردن کے اطراف میں بھی قریب ڈیڑھ ڈیڑھ انچ سوجن آگے کو بڑھ گئی۔ اس کاربنکل کے علاوہ چار اور کاربنکل نمودار ہوئے۔ دو پشت پر ایک دائیں شانہ پر ایک دائیں زانو سے اوپر۔ اس کے علاوہ سات پھوڑے جسم کے مختلف مقامات بازو و ٹانگوں پر تھے۔ اصل تکلیف کا موجب مولوی صاحب کے لئے پہلا کاربنکل تھا۔ جو ایک پھنسی سے اس قدر بڑھا۔ کہ دونوں شانوں کے درمیانی حصہ کمر کو اور گردن کو اس نے روک لیا۔ اور چیرا جو دیا گیا قریباً ۸ - انچ طول میں اور چھ انچ عرض میں تھا۔ اور قریب ڈیڑھ انچ گہرا تھا۔ یہاں تک کہ شروع ایام میں جب کہ اچھی طرح سے زخم بھرا نہ تھا۔ اس کی طرف دیکھکر اکثر لوگوں کو ہیبت معلوم ہوتی تھی۔ اور اتنے بڑے زخم کا بھرنا ایک اچنبہ بات معلوم ہوتی تھی۔ مگر خدا کے فضل سے اور مسیح کی دعاؤں سے گردن کی طرف کاربنکل کا بڑھنا بالکل رک گیا اور زخم سب کا سب بھر گیا۔ اور صرف دو سطحی لکیریں زخم کی جگہ پر معلوم ہوتی تھیں اور کچھ نہیں۔

چار نئے کاربنکل جو تھے۔ ان میں دوائی کی پچکاری کی گئی۔ وہ سب کے سب بیٹھ گئے۔ بازوؤں پر اور ٹانگ پر جو پھوڑے تھے۔ ان سے بھی بہت تکلیف ہوئی۔ ان سب کو یکے بعد دیگرے چیرے دئے گئے۔ علالت کے آخری ایام میں ان سب کو قریباً آرام ہو گیا۔ اور مواد کسی کسی زخم میں سے کبھی تھوڑا نکلتا تھا ورنہ وہ اچھے ہی ہو گئے تھے۔

اس بیماری کے دوران میں کئی روز تک سخت پیچش رہی پاخانہ کے راستہ خون اور پیپ آتا رہا۔ مگر اس سے بھی خدا نے نجات دی۔

### خدا کا فضل و استجابت دعا

مولوی صاحب کی بیماری بہت سخت اور خطرناک تھی۔ اس شدت سے اس کا دورہ ہوا۔ کہ میں ایمان سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی ۵۱ دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تھا۔ اور یہ محض حضرت اقدس علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ ورنہ میں خدا کو حاضر و ناظر کر کے کہتا ہوں۔ کہ ہم بہت سے ڈاکٹر مولوی صاحب کے معالجہ کے لئے جمع تھے۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب بھی موجود تھے۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب کی ایسی نازک حالت ہوتی تھی۔ کہ ہماری طبی نگاہ سے ان کا چند گھنٹے بھی زندہ رہنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ مگر جب کبھی کہ ہم گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت میں ان کی نازک حالت کا ذکر کرتے۔ آپ کبھی کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا زبان پر نہ لاتے۔ بلکہ ہم سب کو بہت تسلی دیتے۔ اور ہمیشہ یہی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ بہت قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کے فضل کا ہر دم امیدوار رہنا چاہیئے۔ ہمارا بھروسہ تو اسی ذات پر ہے اور آپ دعاؤں میں مشغول ہو جاتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ قضاء و قدر جب نازل ہو جاوے۔ تو اسے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ مگر حضرت اقدس کی دعا کا اثر ہوتا تھا۔ اور فوراً مرض کی علامات میں ایک غیر معمولی تبدیلی ہو کر آرام کی صورت ہو جاتی تھی۔ حقیقت میں قضاء و قدر کے ساتھ ایک لڑائی ہو رہی تھی۔ القصہ دعاؤں نے اپنا اثر دکھایا کہ اصل عارضہ کاربنکل کا بالکل اچھا ہو گیا۔ اور درمیانی عوارض بھی اچھے ہو گئے۔ یہاں تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اب مجھے اصل بیماری سے بالکل صحت ہو گئی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین روز تک چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ مگر بموجب الہام الٰہی ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ یعنی موت کے تیر خطا نہیں جاتے۔ قضاء و قدر نے اپنا کام دوسرے رنگ میں کیا۔ یعنی مولوی صاحب کو ذات الجنب ہو گیا جس سے تپ ۱۰۶ درجہ کا ہوا۔ اور الہام الٰہی ۴۷ سال عمر۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کے مصداق ہوئے۔

میں بعض درمیانی امور پیش کرتا ہوں کہ جن سے میں امید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب مرحوم کے لئے جو خدا تعالیٰ نے اس مہلک مرض میں اس قدر تاخیر کی۔ یہ محض ایک خوارق عادت امر تھا اور حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو مولوی صاحب مرحوم پر کلوروفارم سنگھا کر اوپریشن کیا گیا۔ یہی سب سے بھاری اوپریشن تھا۔ خاکسار نے یہ اوپریشن کیا تھا۔ اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر سرجری آگرہ میڈیکل سکول نے ان کو کلوروفارم دیا تھا۔ اور اوپریشن قریب گیارہ بجے دن کے ختم ہوا تھا۔ اوپریشن کے بعد قریب شام تک میں مولوی صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ ہاتھ پاؤں بالکل سرد ہو گئے۔ نبض بالکل کمزور تھی۔ اور باقاعدہ نہ چلتی تھی۔ کسی وقت ایک دو حرکتیں دل کی بالکل ساقط ہو جاتی تھیں۔ گویا کہ دل حرکت کرتا کرتا رک جاتا تھا۔ ہوش نہ تھا۔ اور اس کے علاوہ پیٹ میں نفخ بہت تھا۔ اصل میں مولوی صاحب کو ذیابیطس کی وجہ سے عام کمزوری بہت تھی۔ اس کے علاوہ شدت درد و کرب کی وجہ سے کئی دن سے غذا اندر نہ گئی تھی۔ اس پر اوپریشن بڑا بھاری ہوا۔ بہت سا خون گیا۔ کلوروفارم بہت سی مقدار میں سونگھانا پڑا۔ اس لئے ان کی حالت نہایت نازک ہو گئی تھی۔ ہم نے ہر ایک قسم کا علاج کیا۔ کہ دل اپنی اصلی حالت پر آوے۔ اور ہوش آئے۔ مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی۔ اور سانس کی عام حالت پیچھے ہی پیچھے جاتی تھی۔ ہمارے عزیز بھائی ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور بھی قریب دوپہر کے دن کے لاہور سے تشریف لائے۔ وہ بھی ان کی حالت دیکھکر سخت پریشان و حیران ہوئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں معلوم ہوتی۔

حضرت اقدس گھڑی گھڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تھے۔ آپ کی خدمت میں ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی۔ اس خبر کو سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غمگسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے۔ آپ کو صدمہ محسوس ہوا۔ اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے۔ واللہ کہ ہم نے اس سے زیادہ اس مسیح میں اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا۔ آپ پھر اندر تشریف لے گئے۔ کچھ مشک لائے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو۔ پھر آپ دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے۔ اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ وہ چاہے۔ تو مردہ میں جان ڈال دے۔ اس کو سب قدرتیں ہیں۔ مشک بھی دیا گیا۔ پیشتر اس کے اس سے بہت زیادہ طاقتور ادویہ دی جا چکی تھیں۔ بلکہ جلد میں بذریعہ ہائپوڈرمک سرنج (یعنے باریک پچکاری) دی جا چکی تھی۔ کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ مگر میں اس بات کا شاہد ہوں۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ ہیں۔ کہ ادھر حضرت مسیح نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا۔ اور ادھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی۔ اصلاح پکڑنے لگی۔ اور ابھی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہو گئی۔ جیسے کہ کبھی کوئی ضعف نہ تھا۔ اس وقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے منہ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا

کرشن کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہی تھا کبھی نہیں دیکھا کہ اسہالات کے بعد اس ضعف کی حالت میں اور دل کی بالکل رہ چکنے کے بعد پھر کسی کا دل قوی ہو گیا ہو اور حالت درست ہو گئی ہو۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

**یہود**

ملک روس میں سخت بے امنی پھیل رہی ہو۔ جابجا گورنمنٹ کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں۔ فوجیں بگڑ رہی ہیں۔ لوٹ قتل ہو رہے ہیں ہزاروں یہودی تہ تیغ ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں جس کا اصل سبب تو یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو مغضوب علیہم کہا ہے۔ قرآن شریف میں ان کے متعلق یہ پیش گوئی ہے۔ کہ وہ جابجا ذلت اور ہلاکت دیکھیں گے اور کوئی ان کا سرپرست نہ ہوگا۔ اور ظاہر سبب عیسائی اقوام کا تعصب اور جاہلانہ غصہ ہے جو کہ وہ غیر مذاہب کے ساتھ رکھتے ہیں تعجب اور ہنسی کی بات ہے۔ کہ باوجود اس قدر مفاسد اور خرابیوں کے جو ملک روس میں پڑی ہوئی ہیں۔ زار روس نے بھی سلطان روم کو کہلا بھیجا تھا کہ مقدونیہ کے معاملہ میں اصلاح کر دو۔

—— ۲۰۔ دسمبر کو تبتی لامہ اور بھوٹانی تونگسا پلوپ نے حضور ویسرائے ہند سے ملاقات کی۔ اور دوسرے دن ہز ایکسلنسی نے ان سے ملاقات بازدید فرمائی۔

—— میسور کی ایک کان کی پھٹ جانے سے ۹۔ آدمی ہلاک ہوئے۔ کئی انگریز زخمی ہوئے۔

—— بمبئی کے سامن مل میں آتش زدگی سے ۵۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

—— بہرام پور کلکتہ میں ایک زیر تعمیر کارخانہ چوب کی عمارت گر گئی۔ جس سے ۲۵۔ آدمی دب گئے۔ ملبہ کھودنے سے ۳ مردہ۔ اور باقی زخمی نکلے۔ انمیں سے زیادہ تر پنجابی کاریگر تھے۔

—— ۳۱۔ دسمبر کو کولمبو میں اسلامیہ کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ قریب تین ہزار مسلمان شریک تھے۔

—— امیر صاحب کابل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں حاجیوں کی آسائش کے لئے سرائیں بنوا رہے ہیں۔ اب تک مرزا شاہ بیگ انچارج تعمیر تھے اب سید شہزادہ جان کو بھیجا گیا۔ مرزا صاحب رخصت پر واپس آئے

**ایک پادری کی روح** بل فاسٹ میں ایک پادری نے ظاہر کیا۔ کہ ایک بھوت رات کو دروازے کھٹکھٹاتا رہتا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا۔ کہ ایک متوفی پادری کی روح ہے اور کہا کہ میرے حق میں دعا نہیں کی گئی۔ جس سے میں بھوت بن گیا۔ اس پر پادریوں نے دعا کی۔ تو وہ بھوت وہاں سے چلا گیا۔ اس لئے پادریوں نے آئندہ کے لئے اعلان کر دیا۔ کہ اپنے متوفی برادروں۔ دوستوں کے لئے ضرور دعا کی جایا کرے۔

**زیور سے ہلاکت** دہلی میں ایک ستار کے لڑکے کو جو صرف ۲½ روپے مالیت کی دو نگین کانوں میں پہنے ہوئے تھا۔ کسی ظالم نے مار ڈالا۔ افسوس یہ لوگ بچوں کو زیور پہنانے سے باز نہیں آتے۔

**طاعون** ہفتہ مختتمہ ۲۳۔ دسمبر کو پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں

حصار ۱۔ رہتک ۱۶۔ گوڑگانوں ۳۔ دہلی ۶۔ کرنال ۲۴ انبالہ ۱۷۔ ہوشیارپور ۲۲۔ لودیانہ ۱۔ فیروزپور ۲۔ امرت سر ۹۔ گورداسپور ۶۸۔ سیالکوٹ ۸۵۔ گوجرانوالہ جہلم ۵۔ ریاست پٹیالہ ۳۴۔ ریاست کپورتھلہ ۵۔ ریاست کلسیہ ۲۔ کل میزان صوبہ پنجاب ۳۱۴۔ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں تعداد اموات ۴۴۹۳ تھی

---

**غیر معمولی حوادث** ۱۷۔ رمضان المبارک کو قسطنطنیہ میں آندھی کا سخت طوفان آیا جس سے بہت سے جہاز غرق ہو گئے۔ اور مکانوں کے بالاخانے منہدم ہو گئے۔ اور درخت بھی کثرت سے اکھڑ گئے۔ مالی نقصان بہت کچھ ہوا۔ (نیر اعظم)

جاپان کے بعض علاقوں میں اس وقت سخت قحط پڑ رہا ہے۔ لوگ فاقہ کشی سے تنگ آکر اپنے بچوں کو دو دو روپیہ تین تین روپے میں فروخت کر رہے ہیں۔ اور جانوروں کو چرا چرا کر کھا جاتے ہیں۔ آہ! اہل ایشیا کو آفات ارضی و سماوی سے کامل فرصت نہیں ملتی۔ ایک نہ ایک ناگہانی مصیبت ان کے پیچھے ہی پڑی رہتی ہے۔ خدا جانے ان کے اقبال کا آفتاب برج زحل سے نکل کر کب عروج پر پہنچے گا۔ (دلشاد) جب وہ خدا کی رضامندی کی راہوں پر چلنے لگیگا (بدر)

---

# تازہ اخبار

(تازہ خبر) روسی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ سلطنت کے مختلف حصوں میں فسادات اور شورش جاری ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ انقلاب بالکل نہیں دبایا گیا ہے۔ شہر ریڈم میں پولیس کے اعلے افسر پر بم کا گولہ پھینکا گیا جس سے اس کی ٹانگیں اڑ گئیں۔ اور بیوی مر گئی۔

ہندوستان میں مثیل ہندو یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے بنارس میں نیشنل کانگریس کے ڈیلیگیٹوں نے تحریک کی۔

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادھو لال نے سوا لاکھ روپے اور دو ہندوں نے کہ جنھوں نے اپنے نام ظاہر نہیں کئے۔ تین تین لاکھ روپے چندہ دینے کا اقرار کیا۔ شاباش خیال ہے۔ کہ اس یونیورسٹی کے قائم کرنے کے لئے ایک کروڑ روپے چاہئیں۔ جن میں سے نو کروڑ کا تو اقرار ہو گیا۔ باقی اولاکھ روپے کا چندہ اور جمع کیا جائیگا۔

بنارس میں دن دہاڑے ایک شیر بازار میں چلا آیا۔ اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا۔

کاٹھیاواڑ کی ریاست جوناگڑھ کے دیوان نے اپنی ریاست میں امتناعی حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ سوادیشی تحریک کی تائید میں کوئی عام جلسہ نہ ہونے پائے۔ اور نہ عام لوگ مجمع میں سوادیشی تحریک کا ذکر کریں۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کریگا۔ اس کو سخت سزا دیجائیگی۔

## علیگڑھ کالج کو ۲۵ ہزار روپے کا چندہ

ہز ہائینس آغا خان نے علیگڑھ کالج میں ولی عہد سلطنت برطانیہ پرنس آف ویلز کے تشریف فرما ہونے کی یادگار برقرار رہنے کے لئے علی گڑھ کالج میں ایک سائنس اسکول قائم کرنے کے لئے ۲۵ ہزار روپے عطا کئے۔ ہز ہائینس نے نواب محسن الملک سکرٹری علی گڑھ کالج میں عربی تعلیم کا تو پورا پورا بندوبست ہو گیا ہے۔ اب کالج کو سب سے زیادہ ضرورت ایک سائنس کے ایسے اسکول کی ہے۔ کہ جس کی زمانہ حال کے موافق انتظام اور آراستگی ہو۔ یوروپین پروفیسر اس سکول میں رکھے جاویں۔ آغا خان کو امید ہے۔ کہ مسلمان اپنے مقدور کے موافق اس بات کے لئے ضرور چندہ دیں گے۔ کہ جس سے ولی عہد سلطنت کی تشریف آوری علی گڑھ ہمیشہ مسلمانوں کے دل میں جاگزین رہے گی۔

**روس کو قرض نہیں ملتا**۔ روس نے فرانس میں ۲۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ روس کی پولیٹکل حالت آج کل اچھی نہیں ہے۔ اس لئے فرانس کے مہاجن اس وقت قرض نہیں دے سکتے۔

**اسپین میں بدامنی**۔ اسپین میں مزدوری کا سوال خوفناک صورت پکڑتا جاتا ہے۔ سیویلی اور زربز کے شہروں میں فاقہ کش مزدوروں نے بازار لوٹ لئے۔ فاقہ کشوں کی امداد کے لئے تدبیریں کیجا رہی ہیں۔

## تین مسلمان لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیمی کامیابی

بمبئی یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ حال میں شائع ہوا ہے جس سے تین مسلمان لڑکیوں کا اعلیٰ لیاقت کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہونے کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ان لڑکیوں کے نام مس سعیدہ ایف احمد۔ مس۔ اے۔ ایم۔ علی اور مس نظیر بی۔ ایس احمد ہیں۔ ان تینوں نے دوسری زبان علی الترتیب فارسی فرنچ اور سنسکرت لی تھی۔

## سلطان المعظم کا اعتراض گورنمنٹ روس سے

روسی کوہ قاف کے شہر طفلس میں مسلمانوں کا قتل عام ہونے پر باب عالی نے سینٹ پیٹرزبرگ میں گورنمنٹ روس سے روس کی ملک میں ایسی بدامنی کی نسبت نہایت سخت اعتراض کیا ہے۔ باب عالی نے اعتراض میں یہ بھی شکایت کی ہے کہ روسی حکام ارمنیوں کو ہتھیار تقسیم کرتے ہیں اور ان کو مسلمانوں پر [illegible] حملہ کرنے کی ہمت اور جرأت دلاتے ہیں [illegible] ارمنی عیسائی مسلمانوں کی گروہ میں داخل ہو کر مردوں عورتوں اور بچوں سب کو قتل کر دیتے ہیں۔ اس قتل عام میں بہت سے [illegible] قتل [illegible] حکام کی ایسی کارروائی